السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سکول کے لئے وقف جگہ پر مسجد بنائی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اوقاف میں اصل حکم یہی ہے کہ اوقاف اور واقف کی شروط میں تبدیلی نہ کی جائے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"یاأیہا الذین آمنوا أوفوا بالعقود"

اے ایمان والو تم اپنے معاہدوں کو پورا کرو۔

یہاں معاہدوں کو پورا کرنے کے حکم میں اصل اور شروط سب داخل ہیں۔ لیکن اگر تبدیلی کرنے سے زیادہ فائدہ ہو رہا ہو تو بعض اہل علم اس کے جواز کی گنجائش نکالتے ہیں:

دکتور خالد المشیقح فرماتے ہے:

شروط واقف میں تبدیلی کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ تبدیلی من الاعلی الی الادنی: مثلا واقف نے قریبی رشتہ دار فقراء پر وقف کیا ہو، اور اس کو اجنبی فقراء کی طرف پھیر دیا جائے۔ یہ حرام ہے، اور بالاتفاق ناجائز ہے۔

۲۔ تبدیلی مساوی الی مساوی: مثلا واقف نے اپنے شہر کے فقراء پر وقف کیا ہو، اور اسے کسی دوسرے شہر کی طرف پھیر دیا جائے۔ یہ بھی حرام، اور بالاتفاق ناجائز ہے۔

۳۔ تبدیلی من ادنی الی اعلی: مثلا واقف نے عابدوں پر وقف کیا ہو اور اسے علماء کی طرف پھیر دیا جائے۔ کیونکہ علماء عابدوں سے افضل ہیں۔ اس کے بارے میں اہل علم کے دو قول ہیں:

پہلا قول: یہ بھی ناجائز اور حرام صورت ہے۔ یہ شوافع اور حنابلہ کا قول ہے۔

دوسرا قول: یہ صورت جائز اور حلال ہے۔ یہ مالکیہ اور حنفیہ کا قول ہے۔ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

میرا رجحان بھی اس دوسرے قول کی طرف جاتا ہے، کیونکہ اس میں زیادہ فائدے اور اجر وثواب کی امید ہے، جو واقف کی اصل غرض تھی۔

مذکورہ کلام کی روشنی میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ سکول زیادہ مفید ہے یا مسجد؟ مسجد دنیا کی سب سے پاکیزہ اور اللہ کو محبوب جگہ ہے اور سکول سے ہر حال میں ایک افضل مقام ہے۔ لہذا اس جگہ پر مسجد تعمیر کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ تبدیلی من الادنی الی الاعلی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1